احمد یار گجراتی

پنجابی زبان کے مشہور شاعر احمد یار ضلع گجرات کی تحصیل پھالیہ کے ایک گاؤں مرالہ کے رہنے والے تھے ۔ ان کی پیدائش ۱۷۶۸ء میں ہوئی اور انھوں نے ۱۸۴۸ء میں انتقال کیا ۔ ان کے خاندان کے افراد پشتوں سے کھیتی باڑی اور زمینداری کرتے چلے آ رہے تھے لیکن انھیں ابتدا ہی سے علم کا شوق تھا ۔ بچپن ہی سے شاعرانہ طبیعت کے مالک تھے چنانچہ انھوں نے کھیتی باڑی کرنے کی بجائے تحصیل علم کی طرف توجہ دی ۔

کہا جاتا ہے کہ ان کے گاؤں مرالہ میں ایک لڑکی 'رانی' تھی جسے یہ دل دے بیٹھے ۔ وہ دوسری ذات کی تھی لیکن عشق ذات برادری کہاں دیکھتا ہے ۔ انھوں نے بہت کوشش کی کہ اس کا ساتھ ہو جائے مگر ان کے گھر اور خاندان کے لوگ نہ مانے ۔ ادھر ان کا یہ حال تھا کہ دل میں آگ بھڑک اُٹھی تھی ۔ جب کوئی صورت نظر نہ آئی یہ گھر بار سب کچھ چھوڑ چھاڑ کے ایک ویران جگہ آ گئے اور یہاں آ کر ڈیرا ڈال دیا ۔ پھر انھوں نے 'رانی' کے ہجر کی آگ بجھانے کے لیے عشقیہ داستانوں کو نظم کرنا شروع کیا اور یہ کتابیں تصنیف کیں ۔

ہیر رانجھا ۔ سسی پنوں ۔ لیلیٰ مجنوں ۔ سوہنی مہینوال ۔ کام روپ ۔ یوسف زلیخا ۔ چندر بدن ۔ راج بی بی اور سیف الملوک ۔

ان کتابوں کے علاوہ انھوں نے قصہ حاتم ۔ تمیم انصاری ۔ قصۂ تیتر وفات نامہ ۔ جنگ احد ۔ جنگ بدر ۔ کام لتا ۔ معراج نامہ ۔ اور طب احمد یار بھی لکھی ہیں ۔ میاں مولا بخش کشتہ نے ان کی تصنیفات کی تعداد چالیس کے لگ بھگ بتائی ہے مگر ڈاکٹر موہن سنگھ

دیوانہ کی تحقیق یہ ہے کہ انھوں نے پچاس کے قریب کتابیں لکھی ہیں -

۱۸۴۰ء میں جب ان کی شاعرانہ شہرت عام تھی اور پنجاب میں ہر طرف ان کا شہرہ تھا تو مہاراجہ گلاب سنگھ والئی کشمیر نے انھیں اپنے پاس بلوایا اور شاہنامہ کی طرز پر سکھوں کی منظوم تاریخ لکھنے کے لیے کہا - چنانچہ انھوں نے فارسی زبان میں 'فتوحات خالصہ عرف شاہنچی نامہ' کو مکمل کیا لیکن بد قسمتی سے حالات بگڑ گئے اور یہ کسی وجہ سے وہ کتاب گلاب سنگھ کو پیش نہ کر سکے - یہ کتاب ابھی تک قلمی مسودے کی صورت میں ہے -

احمد یار نے یوں تو بہت سی کتابیں لکھی ہیں لیکن ان کی مشہور تصنیف 'ہیر رانجھا' ہے - کہا جاتا ہے کہ یہ 'ہیر رانجھا' لکھنے سے پہلے باقاعدہ جھنگ گئے اور پھر ٹیلے پر پہنچ کر ہیر کے صحیح حالات و واقعات معلوم کیے - اس کے بعد جوگ لینے کے طریقے سیکھے اور پھر واپس آ کر 'ہیر رانجھا' تصنیف کی - ان کی 'ہیر رانجھے' میں ہیر اور رانجھے کا آخر میں مکے جانے کا بھی ذکر ہے اور راہ میں دونوں کا مکان بنا کے رہنے اور بھینسیں چرانے کا بھی تذکرہ ہے -

میں نے احمد یار کی 'ہیر رانجھا' میں سے چند اشعار کا ترجمہ کیا ہے - یہ اشعار اس موقع کے ہیں جب ہیر کو کھیڑے بیاہ کے لے جاتے ہیں اور رانجھا گورو بالناتھ سے جوگ لینے کے لیے ٹیلے پر جاتا ہے اور اس سے مخاطب ہو کر کہتا ہے -

رانجھے نے جب جوگی دیکھا ، سر کو اور جھکایا
بولا ، تیری شہرت سن کر تیرے پاس میں آیا

اپنے پرائے سارے چھوڑے ، گھر کا خیال بھلایا
اپنی جھگی آگ لگائی ، سب کچھ پھونک جلایا

بہن نہ چاہے ، بھائی نہ بھائے ، جگ نے پاپ کمایا
احمد یار تو جوگ دے مجھ کو ، دل کا روگ لگایا

ماں اور باپ مرے ہیں دونوں ، مجھے فقر مل جائے
گورو ملے تو علم ہو حاصل ، رہبر پار لگائے

مرشد بن انسان یہاں پہ بن پیرا کہلائے
جوگی مجھ کو جب میں جانوں علم مجھے سکھلائے

علم مجھے تب حاصل ہو گا جب اُستاد پڑھائے
احمد یار گورو بن میں نے یونہی سال بتائے

مرشد ، پیر ، گورو بن جی کر اپنا آپ گنوائے
وید ، پران ، کتابیں پڑھ لے ، پھر بھی علم نہ آئے

جب تک کامل پیر نہ پکڑے ، علم نہ اثر دکھائے
یا ایمان گنوائے اپنا ، یا پاگل ہو جائے

میں تو جوگ تجھی سے لوں گا ناتھ ہے تو کہلائے
احمد یار بہانے کر کے مجھے تو کیوں بہلائے